۱۶۳واں باب

مسلم اُمّت کی تعمیرِ نو کے لیے معاشرتی ہدایات

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب [آیات ۲۸ تا ۳۵ اور ۴۹ تا ۷۳ (اختتام سورہ)]

نزولی ترتیب پر ۱۷اویں اور ۱۸اویں تنزیلات، ۲۱ویں پارے میں سورۃ نمبر ۳۳

آیات تخییر اور تبرُّجِ جاہلیہ کی ممانعت [سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیات ۲۸تا۳۵]	۱۳۵
طلاق کا ایک ضابطہ، چند معاشرتی امور اور رسول اکرم کی خصوصی حیثیت [سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیات ۴۹تا۵۷]	۱۳۹
پردے کے احکامات، منافقین کو افواہ سازی اور گستاخیٔ رسول پر شدید ملامت [سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیات ۵۸تا۷۳]	۱۴۳

۱۶۴ واں باب

مسلم اُمّت کی تعمیرِ نو کے لیے معاشرتی ہدایات

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: نزولی ترتیب پر ۹۰ ویں تنزیل، ۲۱ ویں پارے میں سورۃ نمبر ۳۳ [آیات ۲۸ تا ۳۵]

سورہ زیرِ مطالعہ (الاحزاب) کی گزر جانے والی ۲۷ آیات میں اس سورت کے پہلے دو سیکشن مکمل ہوئے پہلا منہ بولے بیٹوں (تَبَنِّیت) کی حقیقی اور قانونی حیثیت کو واضح کرنے والی پہلی ۹ آیات پر مشتمل تھا، اور دوسرا اگلی ۱۸ آیات پر مشتمل سیکشن اللہ تبارک و تعالیٰ کا بیانیہ ہے جو اُس نے مدینے پر چڑھ آنے والی افواج کے مقابلے اور بنو قریظہ کے محاصرے پر اہلِ ایمان کی کاروائیوں اور کھلے دشمنوں اور مارہائے آستین منافقین کے کرداروں پر دیا ہے۔

سورہ احزاب کے چوتھے رکوع کا آغاز ۲۸ ویں آیت سے ہوتا ہے جس میں ۳۵ ویں آیت تک رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ راقم السّطور کے غور و فکر سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اِس خطبہ کا نزول سنہ ۴ ہجری کے آخر کا رہا ہو گا، لیکن بہت قوی دلائل اور اندرونی شہادتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اس نتیجۂ فکر پر ذہن بہت زیادہ مطمئن بھی نہیں ہے۔ اور اس انداز سے پیش کرنے میں کچھ اُلجھن سی محسوس ہو رہی ہے چناں چہ مصحف میں دی گئی ترتیب کے مطابق یہی مناسب ہے کہ اس خطبے کے نزول کو اپنی ماقبل آیات سے ہی متصل مانا جائے۔

مدینے میں اسلامی معاشرے کے قیام اور پرورش پانے اور ایک شکل اختیار کرنے کا عمل گزشتہ پانچ برس سے جاری تھا، اس دوران مختلف نسلی اور علاقائی گروہوں کو آپس میں اخوت و تعاون سے رہنا سکھایا گیا، روزے نماز اور زکوٰۃ اور قتال فی سبیل للہ جیسی عبادات کی تفصیلات کماحقہ طے کی گئیں، شادی بیاہ، طلاق، رضاعت، وراثت، قصاص، مالِ غنیمت کی تقسیم، عدالتی نظام، مخبری کا نظام، عسکری تیاریاں اور جنگ کے آداب اور مسلم معاشرے میں ملنے جلنے، کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، سلام دعا، ہاتھ منہ دھونے اور نہانے کے طریق کار (development of standard operating procdures) براہِ راست خالق کائنات کی نگرانی میں اُس کے نمائندے نے سکھائے، اور انھی پر بس نہیں ازدواجی تعلقات، کاروباری اور زرعی کاوشوں کے آداب اور اِن کے دوران کار، حقوق و ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا۔ انتہائی پرائیویٹ معاملات سے لے کر مقامی اور غیر مقامی دشمنوں سے اور اپنے اندر گھسے منافقین سے نبٹنے کی خوب اچھی طرح طے کردہ رَوِش اور روایات متعین کی گئیں۔ پانچ برس

کے قلیل عرصے میں ایک پورے نئے تمدن اور نئی تہذیب کے بڑے حصے کو ارادتاً شعوری طور پر روبہ عمل لایا گیا۔ جن طریقوں کو رواج دینا تھا اُن کے لیے رب العالمین، مسبب الاسباب نے وہ حالات و حوادث اور مسائل کو ایک منصوبے سے معاشرے میں برپا کیا تاکہ اللہ کے آخری نبی کی آنکھوں کے سامنے اِن سے نبٹنے کے طریقے سکھائے جا سکیں۔ تاریخ و تمدن سازی کا یہ ایسا بڑا کام اتنے کم وقت میں انجام دیا گیا کہ جس کی وسعت کو سمجھنا آج بھی معاشرتی علوم کے ماہرین کے بس سے باہر ہے۔ لیکن ابھی اسلامی تمدن کے ارتقاء کا کام پورا نہیں ہوا ہے، ایک بڑا حصہ کام کا باقی ہے جسے آنے والے پانچ برسوں میں اس طرح اللہ کے آخری پیغمبرؐ کو انجام دینا ہے کہ جو کچھ ضابطہ سازی کا کام انجام دیا جا چکا ہے اُس پر سختی کے ساتھ اُس کی اصل روح، اسپرٹ اور ضابطوں کی انتہائی باریکیوں کے مطابق عمل درآمد کی ٹریننگ اور اُس کی بارآوری کی یقین دہانی بھی حاصل ہو جائے، تاکہ اس کام کو کرنے والا جب دنیا سے جائے اور روزِ قیامت اپنے رب کے حضور کھڑا ہو تو بصدِ ادب سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے کہ وہ اپنا کام کر کے آیا ہے اور اُس پر نسل در نسل درود و سلام بھیجنے والی ایک امت گواہی دے کہ اُس نے اپنا کام حدِ کمال تک کیا۔

کام تمام نہیں ہوا ہے، اگرچہ یہود کو وہؐ خارج قسمت و پامال کر چکا ہے، مشرکوں کو مایوس کر چکا ہے، مشرک اُس کی بستی میں گھسنے سے مایوس ہو چکے ہیں اور جسے قتل کرنا چاہا تھا نہ اُسے اپنے شہر میں قتل کر سکے اور نہ یثرب جاتے ہوئے راہ میں اُس کا بال بیکا کر سکے اور نہ اُحد میں جب ایک موقع مل گیا تھا اُس کی جان لے سکے اور نہ چند ہفتوں قبل اُسے پکڑ سکے اور نہ اُس کی بستی کو اجاڑ سکے، جب باطل کا یہودی سرغنہ پورے عرب کو چڑھا لایا تھا تاکہ اُس کی زیرِ تعمیر تہذیب و تمدن کو اپنی کوکھ میں اپنا خون جگر پلانے والی بستی کو اجاڑ دے اور اپنے پیروں تلے روند دے۔ اس بستی میں اللہ کے دین کا ٹریننگ کیمپ سجا تھا، ابھی اس کو باقی رہنا تھا تا ایں دم کہ وہ خود اور اُس کے دو خلیفہ اُس کے حجرے میں جا کر منوں مٹی نیچے تدفین پا جائیں۔

ابھی کام باقی ہے کشمکش حق و باطل صرف میدانِ قتال ہی میں نہیں مدینۃ النبی میں، نبیؐ کی مبارک مسجد کے اندر، اُس کے اطراف میں، اُس کے حجروں میں، اُس کے ستونوں میں، اُس سے ملحق گلیوں اور اُن میں واقع مکانوں میں اور تھوڑا پرے میدانوں میں، قبرستان اور بازاروں میں، کھیتوں، باغات اور وسیع میدانوں میں جہاں دور دور اللہ کے نبیؐ کا جھنڈا لہرا رہا ہے، اپنے عروج پر ہے۔ کشمکش اب اُس کے آنگن میں ہے، اُس کے اپنے حجروں تک وہ کشمکش در آئی ہے۔ کشمکش کا ایک پہلو اُس کے ساتھ چلنے والے اصحابؓ کے نفوس ہیں جن کا

وہ کافی تزکیہ کر چکا ہے اور کافی باقی بھی ہے، خود اُس کے گھر کے اندر اُس کی بیویوں، بیاہی بیٹیوں، دامادوں اور اُس کے اپنے سسرال کے لوگوں کے تزکیے کا ایک مرحلہ باقی ہے اور اِن سب سے بڑھ کر اپنے اسلام کا جھوٹا اعلان کرنے والے منافقین سے بھی نبٹنا ہے جو ہر نماز میں مسجد میں موجود رہتے ہیں اور ہر محفل میں بڑھ بڑھ کر بولنے اور کنفیوژن پیدا کرنے والے ہیں۔

کفر اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ میدانِ قتال میں قوت بازو سے یا کسی تدبیر سے وہ محمد بن عبداللہ، رسول عربی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو زیر کر سکے اور اُس کے مخلصین کو توڑ سکے۔ اُس کا سارا زور اب یہ ہے کہ اس نو تعمیر تمدن میں کوئی رخنہ ڈال دے۔ اہلِ ایمان کی اخلاقی برتری کو کسی طور پستی کی راہ دکھا سکے۔ ابلیس کا انسانیت پر پہلا حملہ ہی اسی لیے تھا کہ اُسے فحاشی سکھائے، شہوانیت کا بندہ بنائے اور اُسے بے لباس کر دے۔ شیطان کو بس یہ فکر اب دامن گیر تھی کہ مسلمانوں کے درمیان عصبیت کی آگ بھڑک اُٹھے، اُن کے درمیان شہوانیت کے اور عاشقی معشوقی کے قصے ہوں، پاکیزہ ہستیوں کو جو اس نئے تمدن کی تعمیر میں اپنی زندگیوں کا رس نچوڑ رہی ہیں بے آبرو کیا جائے، یہ کام نضر بن حارث اور کعب بن اشرف نے کیا تھا پہلے کا سر والئی مدینہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے حکم پر بدر سے واپسی میں اتارا گیا تھا اور دوسرے کو یثرب کے نواح میں یہودیوں کے قلعے کے عقب میں اُس کے انتہائی محفوظ گھر سے نکال کر ختم کیا گیا تھا۔ قریش کے سارے سرداران جو مکہ میں خاک پھینکتے، اوجھڑیاں ڈالتے اور آنکھیں مٹکا کر مذاق اُڑایا کرتے تھے، بدر کے اندھے کنویں میں سر کٹے گھسیٹے گئے تھے اور سڑ سڑا کر ایک داستان بن گئے تھے، ایک نہ دو سات سو یہود بھی سزائے موت پا گئے تھے۔ بس اگر فتنہ جو اور فتنہ گر باقی تھے تو کلمہ پڑھنے والے اور مسجدِ نبوی میں نمازیں پڑھنے والے منافقین تھے جو شہر میں مسلمانوں کی اخلاقی برتری کو چیلنج کرنا چاہتے اُن کے درمیان عصبیت اور شہوانیت کی آگ بھڑکانا چاہتے تھے۔ آنے والے پانچ برسوں میں بیرونی مہمات سے ماسوا جو بھی کشمکش ہوئی وہ اِن منافقین کے ساتھ رہی اور یہ اللہ کی حکمتِ بالغہ سے، حق و باطل کی کشمکش کو جاری رکھنے کے لیے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی وفات تک زندہ رہے، جس کی بنا پر عمر بن الخطابؓ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ غلبہ دین کا ایک بڑا عنصر، کامل استیصالِ منافقین ابھی باقی تھا۔

آنے والے ایّام میں انھوں نے براہِ راست ذاتِ گرامیؐ پر مطلّقہ بہو کے ساتھ شادی کرنے پر افسانے تراشے، نبیؐ کی بیوی اور اُس کے دستِ راست کی بیٹی پر بدکاری کے الزامات لگائے۔ نبی کی بیویوں کے بارے میں ناشائستہ ارادے رکھے اور باتیں تصنیف کیں۔ اِس سارے طوفانِ بدتمیزی سے نبٹنے کا خالق کائنات نے پورا انتظام کیا تھا

اور آنے والے زمانوں میں بھی اہلِ ایمان کے خلاف یہ عصبیت کے اور بے ہودہ بہتانوں کے سلسلے چوں کہ جاری رہنے تھے اس لیے اِن کے سدِّ باب کے طریقے بھی مسلمانوں کو سکھانے تھے۔اور یہ بھی طے کر دینا تھا کہ محمد بن عبداللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس زمین پر قیامت سے قبل اللہ کا آخری نبیؐ اور رسولؐ ہے، اس لیے تمدن کو مکمل اور کامل ہونے کے لیے تکلیف دہ فتنوں کے ماڈل بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے میدانِ تربیت میں پیش کیے اور اُن سے سرخ رو ہو کر نکلنا بھی سکھایا اور طے کر دیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی گستاخی اس امت میں منافقوں کا ہی حصہ ہے اور ناقابلِ برداشت ہے اِن کم نصیبوں کو مسلم معاشروں میں تاقیامت کہیں کوئی امان نہیں ملے، انھیں جہاں پایا جائے تکلیف دے کر قتل کر دیا جائے۔ کہا گیا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡمُرۡجِفُوۡنَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لَنُغۡرِيَنَّكَ .. ...: مَّلۡعُوۡنِيۡنَ ۛۚ اَيۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَ قُتِّلُوۡا تَقۡتِيۡلًا ۝۶۱ اِن آیات مبارکہ پر اپنے مقام پر گفتگو ہو گی۔ ابھی ہمارے سامنے پیش بندیوں کا ایک سلسلہ ہے۔ جیسا پہلے عرض کیا گیا کہ راقم السّطور کے ذہن میں یہ پیش بندیاں غزوہ خندق سے کافی قبل، کم از کم ایک برس قبل شروع ہوئی ہوں گی، لیکن اِس میں رجحان پر میں کوئی دلیل نہیں پاتا، اِس لیے اس کو جنگِ خندق کے بعد ہی رکھا ہے، جیسا کہ سابق مفسرین و سیرت نگار رکھتے آئے ہیں۔

ازواج النّبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے اور اُن کی اتباع میں اُمّت کی ساری بیٹیوں کے لیے آیات تخییر اور تبرُّجِ جاہلیہ کی ممانعت، [سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَاب آیات ۲۸ تا ۳۵]

یہ خطبہ دو موضوعات سے تعرض کرتا ہے اوّل اس میں آپؐ کی بیویوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ رسول اللہؐ کے ساتھ تنگ دستی کی زندگی کو خوشی خوشی، رضا و رغبت سے آخرت کی بادشاہت کی امید پر گزارنے میں مشکل محسوس کر رہی ہیں تو علیحدگی کے لیے اُنھیں اختیار دیا جاتا ہے کہ اللہ کا رسولؐ اُنھیں کچھ دے دلا کر اپنے گھر سے رخصت کر دے۔ بصورتِ دیگر بغیر کسی شکوے اور صبر کے ساتھ رسول اللہ کا ساتھ دیں۔ جب یہ اختیار بیویوں کے سامنے پیش کیا گیا تو تمام نے بلا کسی توقف آپؐ کی زوجیت میں رہتے ہوئے دین اسلام کی خدمت کو پسند کیا۔

اِن آیات کا دوسرا موضوع آنے والے دنوں میں معاشرتی اصلاحات کی طرف ایک ابتدائی حکم ہے جس کی ضرورت خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اہلِ الرائے حضرات محسوس کرنے لگے تھے۔ اِن اصلاحی اقدامات کی ابتدا براہِ راست نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھر سے کی گئی اور آپ کی بیویوں کو حکم دیا گیا کہ تبرُّجِ جاہلیّت سے پرہیز کریں، بَن سنور کے گھروں سے نہ نکلیں اور غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں یہ احتیاط ملحوظ رکھیں کہ سننے والے کان کسی دھوکے میں مبتلا نہ ہوں، آنے والے دنوں میں یہ پردے کے احکامات کا مقدمہ تھا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ
تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَ
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ
الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ
اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ
مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا
الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا
مَرَّتَيْنِ ۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ۚ﴿۳۲﴾ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا ۚ﴿۳۳﴾ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ۴۶

اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کے لطف و شادمانی اور اس کی زیب و زینت کی طالب ہو تو آؤ، میں تمھیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں ﴿۲۸﴾ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ اور آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے اُن کے لیے بے حد و حساب اجر و ثواب کا اہتمام کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ اے نبیؐ کی بیویو! تم میں سے جو کسی بھی واضح غلط حرکت کا ارتکاب کرے گی اُسے دوہرا عذاب دیا جائے گا، اور اللہ کے لیے یہ بڑا ہی آسان ہے ﴿۳۰﴾ پس تم میں سے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی بلا چون وچرا فرماں برداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم دوہرا اجر دیں گے اور ہم نے ان کے لیے اعزاز و اکرام کا سامان مہیا کر رکھا ہے ﴿۳۱﴾ اے نبیؐ کی بیویو! تم معمولی خواتین نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو لہجہ میں نرمی نہیں ہونی چاہیے کہ کہیں دل کی خرابی میں مبتلا کوئی شخص کسی طمع خام میں مبتلا ہو جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کیا کرو ﴿۳۲﴾ اپنے گھروں میں ٹِک کر رہو۔ سابق دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو، نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ نبیؐ کے گھر والوں سے بُرائی کو دور کرے اور تمھیں پوری طرح پاک کر دے ﴿۳۳﴾ خیال کرو کہ اللہ کی آیات تمھارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں بے شک اللہ باریک بیں اور باخبر ہے ﴿۳۴﴾ ۶

اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کے لطف و شادمانی اور اس کی زیب و زینت کی طالب ہو تو ایک ایسے مردِ مومن کے ساتھ جو زمین پر اللہ کے دین کو غالب کرنے کی سعی وجہد میں دن رات اپنی جان کی ساری قوت سے مصروف ہے، تمھیں دنیا کی یہ چیزیں میسر نہیں آسکتی ہیں، پس آؤ، میں تمھیں کچھ دے دلا کر حلقہ نکاح سے فارغ کروں اور بھلے طریقے سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اس کے مقصدِ زندگی میں اُسؐ کی شریک حیات ہو اور اللہ کی رضا اور اس کے رسولؐ کی معاون و مددگار اور آخرت کی بادشاہت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو صابر و شاکر، دل نواز و جاں سوز، نیکوکار ہیں اللہ نے آخرت میں اُن کے لیے نبیؐ کی بیوی ہونے کے ناطے اُس کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ میں شریک رہنے کی بنا پر بے حد و حساب اجر و ثواب کا اہتمام کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو! سنو، تم میں سے جو نبیؐ کی بیوی ہونے کے باوجود کسی بھی واضح غلط (فحش) حرکت کا ارتکاب کرے گی اسے ایسے ہی کسی گناہ کے مجرم کے مقابلے میں بلحاظِ مرتبہ دوہرا عذاب دیا جائے گا، اللہ کے لیے یہ بڑا ہی آسان کام ہے۔ اکہرے جرم پر دہرے عذاب کے اصول پر داعیِ حق کی بیویوں کے لیے اکہرے نیک کام پر دہرا ثواب بھی اُن کا حق ہے۔ پس تم میں سے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی بلا چون و چرا فرماں برداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم دوہرا اجر دیں گے اور ہم نے ان کے لیے جنتوں میں شاہانہ اعزاز و اکرام کے ساتھ استقبال و آسائش کا سامان مہیا کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو! تم معمولی خواتین نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو لہجہ میں نسوانہ کشش کی نرمی اور لوچ نہیں ہونی چاہیے کہ کہیں دل کی خرابی میں مبتلا کوئی منافق شخص فساد پھیلانے کی کسی طمع خام میں مبتلا ہو جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔

اے نبی کی بیویو! اپنے گھروں میں ٹِک کر رہو بلا ضرورت باہر نہ نکلو۔ اور نکلو تو سابق دَورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو، پابندیِ وقت کے ساتھ خشوع و خضوع سے اللہ کی یاد کے لیے نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اے نبی کی بیویو! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ نبیؐ کے گھر والوں سے ہر نوع کی بُرائی کو دور کرے اور تمھیں پوری طرح پاک کر دے تاکہ منافقین کو فتنہ پھیلانے کا موقع نہ ملے۔ اپنے مرتبے کا خیال کرو کہ سارے جہان کی ہدایت کے لیے اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں تمھارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں بے شک اللہ باریک بین اور باخبر ہے۔ ع۴

اِنَّ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَ الۡمُسۡلِمٰتِ وَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَ الۡقٰنِتِیۡنَ وَ الۡقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیۡنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیۡنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الۡخٰشِعِیۡنَ وَ الۡخٰشِعٰتِ وَ الۡمُتَصَدِّقِیۡنَ وَ الۡمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِیۡنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الۡحٰفِظِیۡنَ فُرُوۡجَہُمۡ وَ الۡحٰفِظٰتِ وَ الذّٰکِرِیۡنَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾	بیشک مسلمان مرد اور عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنی والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں (ان سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع مغفرت) اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۵﴾ [ترجمہ، جوناگڑھی صاحب]

بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، استقامت والے ہیں، اللہ کے روبرو جھکے جھکائے ہیں، صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں، روزے رکھنے والے، شہوانیت سے باز رہنے والے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے ﴿۳۵﴾ [ترجمانی، مصنف]

بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں دین حنیف پر چلنے والے، مومن ہیں صدق دل سے ایمان لانے والے جس پر اُن کی زندگی گواہی دیتی ہو، مطیع فرمان ہیں جس کا حکم دیا جاتا ہے کر گزرتے ہیں اور جس سے منع کیا گیا ہے رک گئے ہیں، زندگی کے تمام معاملات میں راست باز ہیں، ساری زندگی ہر حال میں استقامت کے ساتھ دین اسلام کا علم بلند رکھنے والے صابر ہیں، اللہ کے روبرو ڈرتے اور کانپتے رہنے والے جھکے جھکائے ہیں، ہر آن اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں، خوشنودی رب کے لیے روزے رکھنے والے اور دائرہ نکاح سے باہر شہوانیت سے باز رہنے والے اور اُٹھتے بیٹھتے، ہر دم، ہر حال میں اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اور اللہ نے ان کے لیے آخرت میں مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے جس کا پا جانا ہی دنیا کی عزت و بادشاہی اور کسی بڑی سے بڑی کامیابی کے مقابلے میں اصل کامیابی ہے۔

طلاق کا ایک ضابطہ، چند معاشرتی امور اور رسول اکرم ﷺ کی خصوصی حیثیت

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: نزولی ترتیب پر ۹۰ ویں، تنزیل، ۲۱ ویں پارے میں سورۃ نمبر ۳۳ [۴۹ تا ۵۷]

یہ معاشرتی زندگی کے مختلف احکامات پر مشتمل نو(۹) آیات کا ایک خطبہ ہے جو اِسی زمانے میں [خندق تا مصطلق] ایک سے زائد مواقع پر نازل ہو کر سورہ میں یہاں ترتیب پایا ہے۔ ۴۹ ویں آیہ مبارکہ میں طلاق کے قانون کی ایک نئی دفعہ کا اضافہ ہے۔ آیات ۵۰۔۵۲ میں نبی ﷺ کے لیے تعدادِ ازدواج میں پابندیوں سے استثنیٰ بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات اُن اعتراضات کے جواب میں ہے جو آپؐ پر چار سے زائد بیویاں رکھنے پر عائد ہو رہا تھا۔ تھوڑا سے رُک کر ٹھنڈے دل سے اگر کوئی بھی آپؐ کی شادیوں اور پھر اِن آیات پر غور کرے گا تو یہ بات سمجھ میں آنے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی کہ یہ سب اُس مشن کو کامیاب بنانے کے لیے ہو رہی تھیں جس کو لے کر آپ چل رہے تھے۔ آپؐ کو اس بات کی اجازت دی گئی کہ جس بیوی کو چاہے ساتھ رکھیں اور جس کو چاہیں ساتھ نہ رکھیں، اگرچہ آپؐ نے اپنے اس اختیار کو استعمال نہیں کیا۔ آپؐ پر یہ پابندی بھی لگائی گئی کہ آپؐ اِن بیویوں کو جنھوں نے دنیا کے لطف و شادمانی کے مقابلے میں آپؐ کے گھر میں تنگی اور غربت و افلاس کی زندگی کو اسلام کی سربلندی کے لیے کام کرنے اور آخرت میں اجر کی خاطر قبول کر لیا ہے، اُن کو آپؐ چھوڑ بھی نہیں سکتے اور اُن پر دوسری بیویاں بھی نہیں لا سکتے۔

آیات ۵۳۔۵۵ میں معاشرتی اصلاح کے مزید ضابطے ہیں اور یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی بیویاں مسلمانوں کے لیے ماں کی طرح حرام ہیں اور آپ کی وفات کے بعد بھی ان میں سے کسی کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اِن احکامات پر غور کرتے ہوئے یہ جانا جا سکتا ہے کہ منافقین کس قسم کی بے ہودہ باتیں سوچ رہے ہوں گے، جن کی یہاں جڑ کاٹ دی گئی ہے۔ اس گروپ کی آخری دو آیات ۵۶۔۵۷ میں اُن چہ میگوئیوں پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو نبی ﷺ کے نکاح اور آپؐ کی خانگی زندگی پر کی جا رہی تھیں اور اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دشمنوں کی اس عیب چینی سے اپنے دامن بچائیں اور اپنے نبیؐ پر درود بھیجیں۔ نیز یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ نبیؐ تو درکنار، اہل ایمان کو تو عام مسلمانوں پر بھی تہمتیں لگانے اور الزامات عائد کرنے سے کلّی اجتناب کرنا چاہیے۔ نبی ﷺ پر درود بھیجنا اور آپؐ کے بارے میں نیکی اور اخلاص و محبت کے علاوہ کچھ نہ رکھنا ایمان کی علامت قرار دیا گیا۔ اسلامی تمدن میں جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور خدمت نہ کی، رمضان پایا اور روزے نہ رکھے، اور آپؐ کا نامِ نامی سنا اور درود نہ پڑھا وہ ملعون قرار پایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَكَحۡتُمُ
الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ
تَمَسُّوۡهُنَّ فَمَا لَكُمۡ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ عِدَّةٍ
تَعۡتَدُّوۡنَهَا‌ ۚ فَمَتِّعُوۡهُنَّ وَ سَرِّحُوۡهُنَّ
سَرَاحًا جَمِيۡلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا
لَكَ اَزۡوَاجَكَ الّٰتِىۡۤ اٰتَيۡتَ اُجُوۡرَهُنَّ وَمَا
مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَ
بَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ
وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ ۚ وَ
امۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا لِلنَّبِىِّ
اِنۡ اَرَادَ النَّبِىُّ اَنۡ يَّسۡتَنۡكِحَهَا ۚ خَالِصَةً
لَّكَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا
فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَمَا مَلَكَتۡ
اَيۡمَانُهُمۡ لِكَيۡلَا يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۵۰﴾ تُرۡجِىۡ مَنۡ
تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُــْٔوِىۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَ
مَنِ ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَلَا
يَحۡزَنَّ وَيَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ
اللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيۡمًا حَلِيۡمًا ﴿۵۱﴾

اَے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انھیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو تمھاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کو تم شمار کرو۔ لہٰذا انھیں مناسب مال دو اور باوقار عزت مندانہ طریقے سے رخصت کر دو﴿۴۹﴾ اے نبیؐ! ہم نے تمھاری ان بیویوں کو تمھارے لیے حلال کر دیا جن کے مہر تم دے چکے ہو۔ اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمھاری ملکیت میں بطور غنیمت آئیں اور تمھاری وہ چچا زاد اور تمھاری پھوپھی زاد اور تمھاری ماموں زاد اور تمھاری خالہ زاد میں سے بھی ان کو حلال ٹھہرایا جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی ہے اور وہ مومنہ بھی جو اپنے آپ کو نبیؐ کے لیے ہبہ کر دے بشرطے کہ نبیؐ اُس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ رعایت خالصتاً تمھارے لیے ہے سارے مسلمانوں کے لیے نہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں جو کچھ ہم نے اُن پر یعنی عام مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں فرض کیا ہے تاکہ تم کو کوئی دشواری نہ ہو اور اللہ غفور رّحیم ہے﴿۵۰﴾ تمھیں یہ اختیار ہے کہ تم اِن میں سے جن کو چاہو الگ رکھو اور ان میں سے جن کو چاہو اپنے ساتھ رکھو اور جنھیں تم نے الگ رکھا ہے تو ان میں سے تم کسی کو جب چاہو اگر بلا لو تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اِس طریقے سے توقع ہے کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور وہ اس پر قناعت کریں جو کچھ بھی تم ان سب کو دو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا اور بردبار ہے﴿۵۱﴾

اَے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر ایسی ناگزیر صورتِ حال ہو کہ انھیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو تمھاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کو تم شمار کرو یا کوئی اور اُس کے پورے ہونے کا مطالبہ کرے۔۔ لہٰذا انھیں اپنی استطاعت کے لحاظ سے، اس جذباتی نقصان کی تلافی کے لیے مناسب مقدار میں مال اور تحائف دو اور باوقار عزت مندانہ طریقے سے رخصت کردو۔ اے نبیؐ! ہم نے تمھاری ان بیویوں کو تمھارے لیے حلال کردیا جن کے مہر تم دے چکے ہو☆۔ اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمھاری ملکیت میں بطور غنیمت آئیں اور تمھاری وہ چچازاد اور تمھاری پھوپھی زاد اور تمھاری ماموں زاد اور تمھاری خالہ زاد میں سے بھی ان کو حلال ٹھہرایا جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی ہے [ایّامِ ہجرت میں یعنی فتح مکہ سے قبل] اور وہ مومنہ بھی جو اپنے آپ کو نبیؐ کے لیے ہبہ کردے بشرطے کہ نبی اُس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ استثنائی حکم ہے، یہ رعایت خالصتاً تمھارے لیے ہے سارے مسلمانوں کے لیے اجازتِ عام نہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں جو کچھ ہم نے اُن پر یعنی عام مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں فرض کیا ہے تاکہ بحیثیت نبیؐ، اپنے منصب کے تقاضے پورے کرنے میں تم کو کوئی دشواری نہ ہو اور اللہ غفورٌ رّحیم ہے۔ تمھیں یہ اختیار ہے کہ تم اِن بیویوں میں سے جن کو چاہو الگ رکھو اور ان میں سے جن کو چاہو اپنے ساتھ رکھو اور جنھیں تم نے الگ رکھا ہے تو ان میں سے تم کسی کو جب چاہو اگر بلالو تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اِس طریقے سے توقع ہے کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور وہ اس پر قناعت کریں جو کچھ بھی تم ان سب کو دو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا اور بردبار ہے۔

٦٤ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۢ بَعۡدُ وَ لَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ یَمِیۡنُكَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ رَّقِیۡبًا ﴿۵۲﴾

اِن کے علاوہ جتنی عورتیں ہیں وہ تمھارے لیے حلال نہیں ہیں اور نہ ہی تمھیں اس کی اجازت ہے کہ تم ان کی جگہ دوسری بیویاں لے آؤ، اگرچہ ان کا حسن تمھیں پسند ہو مگر وہ جو ملکِ یمین میں ملیں اُن کی تمھیں اجازت ہے اور اللہ ہر چیز پر نگراں ہے ﴿۵۲﴾

☆ جس وقت یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی اللہ کے حکم سے آپؐ کا نکاح آپؐ کے منہ بولے بیٹے زیدؓ کی مطلقہ سیدہ زینبؓ سے ہو چکا تھا، جب کہ پہلے سے آپؐ کی چار بیویاں موجود تھیں، یوں یہ آیت اللہ کے نبیؐ کو بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنے کی عام مسلمانوں سے استثنائی اجازت بھی عطا کرتی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتَ
النَّبِىِّ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡذَنَ لَـكُمۡ اِلٰى طَعَامٍ غَيۡرَ
نٰظِرِيۡنَ اِنٰٮهُ ۙ وَلٰـكِنۡ اِذَا دُعِيۡتُمۡ
فَادۡخُلُوۡا فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانۡتَشِرُوۡا وَلَا
مُسۡتَاۡنِسِيۡنَ لِحَدِيۡثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ
يُؤۡذِى النَّبِىَّ فَيَسۡتَحۡىٖ مِنۡكُمۡ ۖ وَاللّٰهُ لَا
يَسۡتَحۡىٖ مِنَ الۡحَـقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ
مَتَاعًا فَسۡـَٔـلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ
ذٰ لِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ ؕ وَمَا
كَانَ لَـكُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنۡ
تَـنۡكِحُوۡۤا اَزۡوَاجَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ
ذٰ لِكُمۡ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمًا ﴿۵۳﴾ اِنۡ
تُبۡدُوۡا شَيۡـًٔـا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيۡهِنَّ فِىۡۤ
اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخۡوَانِهِنَّ وَ
لَاۤ اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ ۚ
وَاتَّقِيۡنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ
شَهِيۡدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى
النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَ
سَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ
وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ
وَاَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿۵۷﴾

اے ایمان والو، جب تک تمھیں اجازت نہ دی جائے نبیؐ کے حجروں میں نہ چلے آیا کرو، نہ ہی کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمھیں کھانے کی دعوت دی جائے تو ضرور آؤ مگر جب کھانا کھا چکو تو باتیں کرنے میں نہ لگے رہو بلکہ منتشر ہو جاؤ۔ تمھارا یہ روّیہ نبیؐ کو تکلیف دیتا ہے، مگر وہ تمھارے لحاظ میں کچھ کہنے سے باز رہتے ہیں۔ اور اللہ حق بات کہنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمھیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کی اوٹ سے مانگا کرو، یہ طریقہ تمھارے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب ہے اور ان کے دلوں کے لیے بھی۔ تمھارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسولؐ کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بڑا ہی سنگین جرم ہے﴿۵۳﴾ تم کسی بات کو خواہ ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ کو ہر بات کا علم ہے﴿۵۴﴾ عورتوں کے لیے اپنے باپ، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور اپنی میل جول کی عورتوں اور اپنی لونڈیوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں۔ [اے عورتو!] تمھیں اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اللہ ہر چیز پر نگراں ہے﴿۵۵﴾ اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجتے رہو﴿۵۶﴾ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اپنے طور طریقوں اور باتوں سے اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے﴿۵۷﴾

اے ایمان والو، جب تک تمھیں اجازت نہ دی جائے نبیؐ کے حجروں میں نہ چلے آیا کرو، نہ ہی کھانے کا وقت تاکتے رہو کہ کب کھانے کا وقت ہو اور تم پہنچ جاؤ۔ ہاں اگر تمھیں کھانے کی دعوت دی جائے تو ضرور آؤ مگر جب کھانا کھا چکو تو باتیں کرنے میں نہ لگے رہو بلکہ جلد از جلد منتشر ہو جاؤ۔ تمھارا یہ غیر محتاط روّیہ نبیؐ کی مصروفیات اور نظام الاوقات میں خلل کا باعث ہوتا ہے اور اُس کو تکلیف دیتا ہے، مگر وہ تمھارے لحاظ میں کچھ کہنے سے باز رہتے ہیں۔ اور اللہ حق بات کہنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمھیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کی اوٹ سے مانگا کرو، یہ طریقہ تمھارے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب ہے اور اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے بھی۔ جان لو کہ تمھارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسولؐ کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بڑا ہی سنگین جرم ہے۔ تم اپنے دلوں کی کسی بات یا خواہش کو خواہ ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ کو تو ہر بات کا علم ہے۔

نبیؐ کی بیویوں کے لیے اور اسی طرح ساری مومن عورتوں کے لیے اپنے باپ، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور اپنی میل جول کی عورتوں اور اپنی لونڈیوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اِس میں کہ یہ لوگ اُن کے گھروں میں آئیں۔ اے مومن عورتو! تمھیں اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اللہ تمھاری ہر چیز پر نگراں ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجتے رہو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اپنے طور طریقوں اور باتوں سے اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پردے کے احکامات، منافقین کو افواہوں اور گستاخی رسول پر شدید پاداش کا اعلان

[سُوْرَةُ الْاَحْزَاب آیات ۵۸ تا ۷۳ (اختتام سورہ)]

۵۸ ویں آیہ مبارکہ سے اختتام سورہ تک آیات کے گروپ میں معاشرتی اصلاح کے لیے حجاب کے احکامات ہیں۔ تمام مسلمان عورتوں پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ جب گھروں سے باہر نکلیں تو چادروں سے اپنے آپ کو ڈھانک کر اور گھونگٹ ڈال کر نِکلیں۔ اس کے بعد منافقین کی جانب سے زینبؓ اور نبی ﷺ کی شادی کے بارے میں افواہوں پر سخت زجر و توبیخ کی گئی ہے اور دوٹوک انداز میں کہا گیا ہے کہ اِس گستاخی کو معاف نہیں کیا جائے گا، جو حشر ابھی بنو قریظہ کا ہوا ہے اگر وہ فوراً باز نہ آئے تو وہی حشر ان کا بھی کر دیا جائے گا اور انھیں جہاں پایا جائے گا قتل کیا جائے گا۔

وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ
الۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَيۡرِ مَا اكۡتَسَبُوۡا فَقَدِ
احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّ اِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا ٧٦
النَّبِيُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ يُدۡنِيۡنَ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ
جَلَابِيۡبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ يُّعۡرَفۡنَ
فَلَا يُؤۡذَيۡنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا
رَّحِيۡمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ
الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡمُرۡجِفُوۡنَ
فِى الۡمَدِيۡنَةِ لَنُغۡرِيَنَّكَ بِهِمۡ ثُمَّ لَا
يُجَاوِرُوۡنَكَ فِيۡهَاۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ۖۛ ﴿۶۰﴾
مَّلۡعُوۡنِيۡنَ ۛۚ اَيۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَ
قُتِّلُوۡا تَقۡتِيۡلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيۡنَ
خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبۡدِيۡلًا ﴿۶۲﴾ يَسۡـئَلُكَ النَّاسُ عَنِ
السَّاعَةِ ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ
مَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوۡنُ
قَرِيۡبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الۡكٰفِرِيۡنَ وَ
اَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيۡرًا ۙ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ
اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيۡرًا ۚ﴿۶۵﴾
يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ
يَقُوۡلُوۡنَ يٰلَيۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَ اَطَعۡنَا
الرَّسُوۡلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا
سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِيۡلَا ﴿۶۷﴾

اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی قصور کے اذیت دیتے ہیں انھوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سرلے لیا ہے ﴿۵۸﴾ ع۶ اے نبیؐ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور تمام مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی بڑی چادروں کے پلّو سے گھونگٹ نکال لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اللہ غفورو رحیم ہے ﴿۵۹﴾ یہ منافقین اور وہ لوگ جو مجرمانہ ذہنیت رکھتے ہیں، اور وہ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے میں ماہر ہیں، باز نہ آئے تو ہم آپؐ کو ان کے خلاف کھڑا کردیں گے، پھر وہ اس شہر میں تمھارے ساتھ رہنے کا کم ہی موقع پا سکیں گے ﴿۶۰﴾ ان پر چہار سو پھٹکار کی بوچھاڑ ہو گی، جہاں ملیں گے پکڑے جائیں گے اور تعذیب کے ساتھ قتل کیے جائیں گے ﴿۶۱﴾ ایسے لوگوں کے معاملے میں یہ اللہ کی سنت پہلے سے چلی آ رہی ہے، اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ﴿۶۲﴾ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ کہو، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تمھیں کیا پتا، شاید کہ وہ بس قریب ہی آچکی ہو! ﴿۶۳﴾ کافروں پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کے لیے دہکتی ہوئی جہنم کی آگ بنائی ہے ﴿۶۴﴾ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور جہاں وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے ﴿۶۵﴾ جس روز ان کے چہرے آگ پر اُلٹ پلٹ جائیں گے تب وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ کی اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی ﴿۶۶﴾ اور کہیں گے: اے رب ہمارے، ہم نے اپنے لیڈروں کی اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انھوں نے ہمیں راہ سے بھٹکا دیا ﴿۶۷﴾

اور اسی طرح جو لوگ مخلص اور سچے مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی قصور کے الزام لگا کر ذہنی اذیت دیتے ہیں در حقیقت انھوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

اے نبیؐ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور تمام مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ گھر سے باہر نکلیں تو اپنے سر کے اوپر اپنی بڑی چادروں کے پلّو سے گھونگٹ نکال لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اللہ بڑا غفور ورحیم ہے۔

یہ اسلام کا اعلان کرنے والے اور نمازیں پڑھنے والے منافقین اگرچہ کہ بنو قریظہ کے انجام سے ہیبت زدہ ہیں لیکن پیہم اسلامی حکومت کو زک پہنچانے کے درپے ہیں، اور اِن کے ہم راہ وہ لوگ جو مجرمانہ ذہنیت رکھتے ہیں، اور وہ نام کے مسلمان جو مدینہ میں شر انگیز و ہیجان انگیز افواہیں پھیلانے میں ماہر ہیں، اپنی سازشوں اور حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپؐ کی قیادت میں مسلمانوں کو ان کے خلاف اس طرح اُٹھا کھڑا کریں گے جس طرح بنو قریظہ کے خلاف کاروائی کی گئی تھی، پھر وہ اس شہر مدینہ میں تمھارے ساتھ رہنے کا کم ہی موقع پا سکیں گے۔ان پر چہار سو پھٹکار کی بوچھاڑ ہو گی، جہاں ملیں گے پکڑے جائیں گے اور تعذیب کے ساتھ قتل کیے جائیں گے۔ مسلم معاشروں میں ایسے فتنہ جو لوگوں کے معاملے میں یہ اللہ کی سنت موسیٰ کے زمانے سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے چلی آرہی ہے، اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

یہ لوگ بڑے انجان بن کر تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ کہو، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تمھیں کیا پتا، شاید کہ وہ بس قریب ہی آچکی ہو! آئے گی جب آئے گی، لیکن ایک بات طے ہے کہ اے منافقو! تم جیسے کافروں پر اللہ نے لعنت کی ہے اور قیامت میں ان کے لیے دہکتی ہوئی جہنم کی آگ بنائی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور جہاں وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔۔ جس روز ان کے چہرے آگ پر اُلٹ پلٹ کر سینکے جائیں گے جیسے شکاری اپنے شکار کیے ہوئے گوشت کو انگاروں پر سینکتا ہے تب وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ کی اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی۔ اور کہیں گے : اے رب ہمارے، ہم نے اپنے مذہبی، قومی اور سیاسی لیڈروں کی اور اپنے خاندانی و مقامی بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے اپنی عزت اقتدار اور مفادات کی بھینٹ چڑھا کر ہمیں راہِ راست سے بھٹکا دیا۔ روزِ قیامت اور جہنم میں یہ لیڈران اپنی قوم پر اپنے پیچھے چلنے والے مریدانِ باصفا پر اور یہ عوام کالانعام اپنے لیڈروں اور پیروں پر لعنت بھیجیں گے۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَ
الۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا كَبِيۡرًا ﴿۶۸﴾ ۸ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا
كَالَّذِيۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا
قَالُوۡا ؕ وَ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِيۡهًا ؕ ﴿۶۹﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ﴿۷۰﴾ يُّصۡلِحۡ لَكُمۡ
اَعۡمَالَكُمۡ وَ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَ
مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا
عَظِيۡمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ
اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَ
حَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا
جَهُوۡلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَ
الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ وَ
الۡمُشۡرِكٰتِ وَ يَتُوۡبَ اللّٰهُ عَلَى
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹ع

اے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر ﴿۶۸﴾ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اُن لوگوں جیسی (حرکتیں) نہ کرو جنھوں نے موسیٰؑ کو ایذا پہنچائی تھی، پھر اللہ نے اُن کی بنائی ہوئی باتوں سے اُس کی برأت فرمادی اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والا تھا ﴿۶۹﴾ اے ایمان لانے والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی اور سچّی بات کیا کرو ﴿۷۰﴾ اللہ تمھارے روّیے درست کر دے گا اور تمھارے قصوروں کو نظر انداز کر دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے بڑی مراد پالی (کامیابی حاصل کر لی) ﴿۷۱﴾

ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو اُنھوں نے اِسے اٹھانے سے انکار کیا، اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھا لیا، درحقیقت وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے ﴿۷۲﴾ پھر ہونا یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور مومن مَردوں اور مومن عورتوں کی طرف رحمت سے پلٹے، اللہ درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے ﴿۷۳﴾ ع

اے ہمارے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر ۶۸

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، کچھ تو خیال کرو اور، اُن لوگوں جیسی حرکتیں نہ کرو جنھوں نے موسیٰ کو ایذا پہنچائی تھی، پھر اللہ نے اُن ناہنجاروں کی بنائی ہوئی باتوں [ٹھوکے ہوئے الزامات] سے اپنی حکمت و تدبیر کے ذریعے اُس کی برأت فرمادی اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والا تھا۔ اے ایمان لانے والو! پرہیز گار بن جاؤ، اللہ کی نگرانی اور اُس کی سزا کے خوف سے بری نیت اور برے کام سے بچتے ہوئے زندگی گزارو یعنی اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی اور سچی بات کیا کرو۔ اللہ تمھارے روّیے درست کر دے گا اور تمھارے چھوٹے بڑے قصوروں کو معافی طلب کرنے پر اور مسلسل نیک اعمال کرنے پر نظر انداز کر دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی اُس نے بڑی مراد پالی۔

شیطان کی پیش کردہ ترغیبات اور لالچ کے مقابلے میں اپنی آزاد مرضی سے پرہیز گار بننا اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے، سیدھی سچی بات کرنا اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنا اختیار و ارادہ کو غلط استعمال نہ کرنا انسان کا وہ بنیادی عہدِ اطاعت ہے جو اُس نے خلافت ملتے وقت اللہ سے کیا تھا۔ انسان کے پاس یہ عہد یا کہیے یہ خلافت ایک امانت ہے۔ ہم نے اپنے اس بارِ امانت کو کائنات میں آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں جیسی عظیم مخلوقات کے سامنے پیش کیا تو اُنھوں نے اِسے اٹھانے سے پناہ چاہی، انکار کیا، اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھالیا، درحقیقت وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ اب اس امانت کو اٹھانے کے نتیجے میں اس کو آزادی ملی ہے کہ مومن یکسو بنے یا منافق، مشرک یا کافر پھر ہونا یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی طرف رحمت سے پلٹے، اِن کے لیے اللہ درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے۔ ۹۶

ہجرت کا چھٹا اور نبوت کا اُنیسواں 19th برس

ابراہیمؑ تا عیسیٰ علیہم السلام تک آنے والے انبیاءؑ کو ملنے والی بشارت کا امین، کاروانِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم قدسیوں کے جلو میں اب اپنے اُنیسویں برس میں داخل ہو رہا ہے، ہائے اِس کارواں کی جوانی و شباب کا جوبن جو کسی خوب رُو دوشیزہ کو کبھی نصیب نہ ہوا، جس کے احترام میں حجاز جھک رہا تھا اور جس کے جلال سے عرب کیا، روم و ایران کی سلطنتیں لرزہ براندام تھیں! جس طرح مکی دور میں کاروانِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصیتوں، حمزہ بن عبد المطلب اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے واقعات سے کمزوری سے قوت کی جانب بڑھا تھا، اسی طور معرکہ خندق اور پامالی یہود کے دو واقعات کے بعد کاروان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مدنی دور میں دفاعی حصار سے نکل کر اقدامی دور میں داخل ہو گیا تاکہ رقیبوں کو رُوسیاہ کرے! اس برس کے نصف اوّل کی تنزیلات اور واقعات یہ ہیں:

باب شمار	جولین تاریخ	باب کا عنوان	زمانہ وقوع/نزول
۱۶۴ ال باب	جون ۶۲۷ء	ظہار کی قانونی حیثیت اور منافقین کو تنبیہ سُوْرَةُ الْمُجَادِلَة	محرم ۶ ہجری
۱۶۵واں باب	۶۲۲-۶۲۵	مدینے میں منافقین کی تاریخ اور کارگزاریاں	
۱۶۶واں باب	دسمبر ۶۲۷ء	غزوہ بنی المصطلق	شعبان ۶ ہجری
۱۶۷واں باب	دسمبر ۶۲۷ء	عصبیت کا نعرہ لگانے والوں کی رسوائی مقدر ہے سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن	شعبان ۶ ہجری
۱۶۸واں باب	دسمبر ۶۲۷ء	ھار کھو گیا اور مل گیا......نفاق پھر ہار گیا، واقعہ افک	شعبان ۶ ہجری
۱۶۹ واں باب	جنوری ۶۲۸ء	سُوْرَةُ النُّوْر	رمضان ۶ ہجری

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سنہ ۶ ہجری کے نصف اوّل کو ہم آیندہ صفحات میں زیرِ بحث لا رہے ہیں، یہ حصّہ منافقین کی پیہم دسیسہ کاریوں کی وجہ گرچہ اُس حساس و نفیس طبیعت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا گراں تھا، مگر اللہ کی مَشِیّت اور حکمت ہر چیز پر فائق تھی وہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے تا قیامت کے لیے نظائر اور قوانین رقم کرا رہا تھا اور بڑے نازک اور مشکل کام کے لیے دنیا کے عظیم ترین انسان کے مضبوط کندھے ہی درکار تھے۔اِن ناگوار حادثوں نے قومیت اور عصبیت کو شکست دی اور سارے عالم کے لیے اُٹھائی جانے والی عالمی مسلم اُمّت کو اِن خرابیوں سے پاکی کا سبق ملا، بے حیائی کے سدِّ باب کے لیے قذف اور دیگر حدود کے ساتھ مسلمان بیٹیوں کے لیے حجاب اور آرائش کا کوڈ آف کنڈکٹ عطا ہوا۔

سنہ ۶۲۷ عیسوی کا جولین کیلنڈر

	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	
جنوری	29	30	31	1 ۷	2 ۸	3 ۹	4 ۱۰	5 ۱۱	6 ۱۲	7 ۱۳	8 ۱۴	9 ۱۵	10 ۱۶	11 ۱۷	12 ۱۸	13 ۱۹	14 ۲۰	15 ۲۱	16 ۲۲	17 ۲۳	18 ۲۴	19 ۲۵	20 ۲۶	21 ۲۷	22 ۲۸	23 ۲۹	24 ۳۰	25 رمضان	26 ۲	27 ۳	28 ۴	29 ۵	30 ۶	31 ۷				رمضان
فروری							1 ۸	2 ۹	3 ۱۰	4 ۱۱	5 ۱۲	6 ۱۳	7 ۱۴	8 ۱۵	9 ۱۶	10 ۱۷	11 ۱۸	12 ۱۹	13 ۲۰	14 ۲۱	15 ۲۲	16 ۲۳	17 ۲۴	18 ۲۵	19 ۲۶	20 ۲۷	21 ۲۸	22 ۲۹	23 شوال	24 ۲	25 ۳	26 ۴	27 ۵	28 ۶				شوال
مارچ							1 ۷	2 ۸	3 ۹	4 ۱۰	5 ۱۱	6 ۱۲	7 ۱۳	8 ۱۴	9 ۱۵	10 ۱۶	11 ۱۷	12 ۱۸	13 ۱۹	14 ۲۰	15 ۲۱	16 ۲۲	17 ۲۳	18 ۲۴	19 ۲۵	20 ۲۶	21 ۲۷	22 ۲۸	23 ۲۹	24 ۳۰	25 ذوالقعدہ	26 ۲	27 ۳	28 ۴	29 ۵	30 ۶	31 ۷	ذوالقعدہ
اپریل			1 ۸	2 ۹	3 ۱۰	4 ۱۱	5 ۱۲	6 ۱۳	7 ۱۴	8 ۱۵	9 ۱۶	10 ۱۷	11 ۱۸	12 ۱۹	13 ۲۰	14 ۲۱	15 ۲۲	16 ۲۳	17 ۲۴	18 ۲۵	19 ۲۶	20 ۲۷	21 ۲۸	22 ۲۹	23 ذی الحج	24 ۲	25 ۳	26 ۴	27 ۵	28 ۶	29 ۷	30 ۸						ذی الحج
مئی					1 ۹	2 ۱۰	3 ۱۱	4 ۱۲	5 ۱۳	6 ۱۴	7 ۱۵	8 ۱۶	9 ۱۷	10 ۱۸	11 ۱۹	12 ۲۰	13 ۲۱	14 ۲۲	15 ۲۳	16 ۲۴	17 ۲۵	18 ۲۶	19 ۲۷	20 ۲۸	21 ۲۹	22 محرم	23 ۲	24 ۳	25 ۴	26 ۵	27 ۶	28 ۷	29 ۸	30 ۹	31 ۱۰			محرم
جون	1 ۱۱	2 ۱۲	3 ۱۳	4 ۱۴	5 ۱۵	6 ۱۶	7 ۱۷	8 ۱۸	9 ۱۹	10 ۲۰	11 ۲۱	12 ۲۲	13 ۲۳	14 ۲۴	15 ۲۵	16 ۲۶	17 ۲۷	18 ۲۸	19 ۲۹	20 ۳۰	21 صفر	22 ۲	23 ۳	24 ۴	25 ۵	26 ۶	27 ۷	28 ۸	29 ۹	30 ۱۰								صفر
جولائی			1 ۱۱	2 ۱۲	3 ۱۳	4 ۱۴	5 ۱۵	6 ۱۶	7 ۱۷	8 ۱۸	9 ۱۹	10 ۲۰	11 ۲۱	12 ۲۲	13 ۲۳	14 ۲۴	15 ۲۵	16 ۲۶	17 ۲۷	18 ۲۸	19 ۲۹	20 ربیع۱	21 ۲	22 ۳	23 ۴	24 ۵	25 ۶	26 ۷	27 ۸	28 ۹	29 ۱۰	30 ۱۱	31 ۱۲					ربیع۱
اگست						1 ۱۳	2 ۱۴	3 ۱۵	4 ۱۶	5 ۱۷	6 ۱۸	7 ۱۹	8 ۲۰	9 ۲۱	10 ۲۲	11 ۲۳	12 ۲۴	13 ۲۵	14 ۲۶	15 ۲۷	16 ۲۸	17 ۲۹	18 ۳۰	19 ربیع۲	20 ۲	21 ۳	22 ۴	23 ۵	24 ۶	25 ۷	26 ۸	27 ۹	28 ۱۰	29 ۱۱	30 ۱۲	31 ۱۳		ربیع۲
ستمبر		1 ۱۴	2 ۱۵	3 ۱۶	4 ۱۷	5 ۱۸	6 ۱۹	7 ۲۰	8 ۲۱	9 ۲۲	10 ۲۳	11 ۲۴	12 ۲۵	13 ۲۶	14 ۲۷	15 ۲۸	16 ۲۹	17 جمادی۱	18 ۲	19 ۳	20 ۴	21 ۵	22 ۶	23 ۷	24 ۸	25 ۹	26 ۱۰	27 ۱۱	28 ۱۲	29 ۱۳	30 ۱۴							جمادی۱
اکتوبر				1 ۱۵	2 ۱۶	3 ۱۷	4 ۱۸	5 ۱۹	6 ۲۰	7 ۲۱	8 ۲۲	9 ۲۳	10 ۲۴	11 ۲۵	12 ۲۶	13 ۲۷	14 ۲۸	15 ۲۹	16 ۳۰	17 جمادی۲	18 ۲	19 ۳	20 ۴	21 ۵	22 ۶	23 ۷	24 ۸	25 ۹	26 ۱۰	27 ۱۱	28 ۱۲	29 ۱۳	30 ۱۴	31 ۱۵				جمادی۲
نومبر							1 ۱۶	2 ۱۷	3 ۱۸	4 ۱۹	5 ۲۰	6 ۲۱	7 ۲۲	8 ۲۳	9 ۲۴	10 ۲۵	11 ۲۶	12 ۲۷	13 ۲۸	14 ۲۹	15 ۳۰	16 رجب	17 ۲	18 ۳	19 ۴	20 ۵	21 ۶	22 ۷	23 ۸	24 ۹	25 ۱۰	26 ۱۱	27 ۱۲	28 ۱۳	29 ۱۴	30 ۱۵		رجب
دسمبر		1 ۱۶	2 ۱۷	3 ۱۸	4 ۱۹	5 ۲۰	6 ۲۱	7 ۲۲	8 ۲۳	9 ۲۴	10 ۲۵	11 ۲۶	12 ۲۷	13 ۲۸	14 ۲۹	15 ۳۰	16 شعبان	17 ۲	18 ۳	19 ۴	20 ۵	21 ۶	22 ۷	23 ۸	24 ۹	25 ۱۰	26 ۱۱	27 ۱۲	28 ۱۳	29 ۱۴	30 ۱۵	31 ۱۶						شعبان

ہجرت کے پانچویں برس کا پہلا اہم واقعہ زیدؓ اور زینبؓ کے رشتہ ازدواج کا ماہِ رجب میں طلاق سے ختم ہو جانا ہے، یہ دسمبر ۶۲۶ کی بات ہے۔ سنہ ۶۲۷ء رجب شروع ہوا تو ہجرت کا پانچواں برس جاری تھا۔ نئے ہجری برس کا چاند ۲۱ مئی کو نظر آیا یوں ۲۲ مئی کو چھٹا ہجری سال شروع ہو گیا۔ سنہ ۵ ہجری کا دوسرا اہم واقعہ غزوہ خندق ہے جس کے لیے خندق کے سامنے قریش، صحرائی لٹیروں اور یہود کی افواج پیر ۲ مارچ سنہ ۶۲۷ء کو پہنچ گئیں، یہ شوال کی ۷/۸ تاریخ رہی ہو گی۔ شوال کی آخری تاریخ یا ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ کو احزاب ناکام و نامراد بھاگ گئیں اور اُسی دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا یہ ۲۵ مارچ ۶۲۷ء کی قریبی تاریخوں میں سے رہی ہو گی۔ اسی محاصرے کے درمیان اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کا نکاح زینبؓ سے کر دیا اور آپ کو اطلاع کر دی تو آپ نے ولیمہ کی دعوت کی یہ بھی ذوالقعدہ کی درمیانی کسی تاریخ کی بات ہے اغلباً ۱۲ اپریل ۶۲۷ کی۔ بنو قریظہ کی پامالی اسی ماہِ ذوالقعدہ کی آخری تاریخ میں ۲۱ اپریل ۶۲۷ کو۔ غزوہ بنو مصطلق شعبان ۶ ہجری میں [دسمبر ۶۲۷ کی بالکل آخری تاریخوں میں] ہوا اور واپسی پر سورۃ المنافقون نازل ہوئی، اگلے ماہ رمضان میں سُوْرَۃُ النُّوْر نازل ہوئی۔